دعا اذکار اور انگلیاں

ام عبد منیب

مشربہ علم وحکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

دعا اذکار اور انگلیاں

اہتمام ———— محمد عبد منیب

ناشر ———— مشربہ علم وحکمت

قیمت ———— 34:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

فہرست

حرفِ وضاحت

زیرِ نظر کتابچہ پہلی بار ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوا۔ اب تیسری اشاعت کے موقع پر اسے ترتیب نو کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "الدعاء هو العبادة" [ابوداؤد نعمان بن بشیر سے باب تفریع ابواب الوتر، باب الدعا: ۳۵۸، ح: ۱۴۸۵] دعا ہی عبادت ہے...... یہی وجہ ہے کہ اللہ کو یہ ہرگز پسند نہیں کہ دعا جیسی اہم اور خالص عبادت میں کسی دوسرے کو شریک کیا جائے۔ چاہے وہ وسیلہ کے نام پر ہو یا کسی دوسرے سے براہِ راست دعا کرنا۔ دعا کے لئے معیار، رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ آپ ﷺ دعا کیسے کرتے تھے، کن الفاظ میں کرتے تھے۔

ہماری زندگی کے پہلے سانس سے لے کر موت تک جو بھی الجھن، پریشانی یا ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اس کے لئے نبی اللہ ﷺ کی دعاؤں پر مشتمل الفاظ موجود ہیں۔ روزمرہ معمولات کے لیے دعا یا ذکر آپ ﷺ ایک ہی دفعہ پڑھتے تھے بعض خاص مواقع پر آپ ﷺ تکرار بھی فرماتے۔

ہمارے رسول اللہ ﷺ کا اسلوبِ گفتگو بتاتا ہے کہ آپ ﷺ ہر اہم بات کو تین دفعہ دہراتے تھے...... آپ ﷺ کی زبان سے تکرار کے ساتھ ادا ہونے والی دعاؤں میں سے اکثر تین کی تکرار پر مشتمل ہیں۔ ان کے علاوہ دس، سات، تینتیس اور سو کی تکرار پر مبنی اذکار بھی ملتے ہیں۔

ذہن دعا یا ذکر میں پوری یکسوئی حاصل کرنے کے لئے دفعتاً کی بجائے بتدریج آمادہ ہوتا ہے۔ایک سے زیادہ کی تکرار اس میں معاون بنتی ہے۔

انگلیوں پر پڑھنا:

دعا کی تکرار یاد رکھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں پر پڑھنے کا حکم دیا۔یُسَیرہ رضی اللہ عنہا ایک مہاجر صحابیہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"تم عورتوں پر لازم ہے کہ اللہ کی تسبیح وتہلیل کرتی رہا کرو۔ان سے کبھی غفلت نہ کرو۔ورنہ اللہ کی رحمت تم کو فراموش کردے گی اور انگلیوں پر گنا کرو،کیونکہ قیامت کے دن ان سے سوال ہوگا اور ان کو زبان عطا کی جائے گی"۔(مسند احمد:۳۷۱/۶،ابوداؤد:۸۱/۲،ترمذی: ۵/۴۸۷/۵۳۳،امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے حسن بتایا ہے۔"مصنوعی تسبیح کی حیثیت" از محمد عزیر شمس،مطبوعہ ہفت روزہ الاعتصام،۲۱ ستمبر ۲۰۰۱ء)

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ایک حدیث کے آخر میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے دائیں ہاتھ پر سُبْحَانَ اللّٰہ گنتے دیکھا۔(ابوداؤد:۸۱/۲۔ترمذی:۴۴۶/۵،۴۸۶۔نسائی:۷۹/۳ میں مختصراً اور تفصیل کے ساتھ مسند احمد ۱۶۱/۲،۲۰۵۔ابوداؤد:۳۱۶/۴۔نسائی:۷۴/۳۔ابن ماجہ:۹۹/۱۔۲۔ابن حبان:۲۳۳۴۔موارد الظمان،مستدرک حاکم:۵۴۷/۱ وغیرہ میں بھی سند صحیح مروی ہے۔تحقیق محمد عزیر شمس)

انگلیاں اعشاری نظام کی بنیاد:

انگلیاں گنتی کا بہترین آلہ ہیں۔انسان نے آغاز ہی سے انہیں گنتی کے لئے استعمال کیا،آج بھی بچوں کو جمع وتفریق سکھانے کے لئے انگلیوں کا ہی سہارا لیا جاتا ہے۔پوری دنیا میں رائج اعشاری نظام (میٹرک سسٹم) انہی انگلیوں کا مرہون ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس نظام کی سہولت ہر شخص کو بلا تفریق عطا کر رکھی ہے۔خود رسول اللہ ﷺ انگلیوں کے ذریعے ہی گنتی کا کام لیتے تھے۔چنانچہ آپ ﷺ نے رمضان کے دنوں کے بارے میں فرمایا:

''مہینہ اس قدر ہے اور کھولا اپنے ہاتھوں کو دو مرتبہ مع پوری انگلیوں کے اور تیسری مرتبہ دائیں یا بائیں انگوٹھے کو دبا لیا''۔(بخاری،نسائی،احمد)

اکثر دینی امور میں استعمال ہونے والے اعداد تین اور دس پر تقسیم ہونے والے اعداد پر مشتمل ہیں،مثلاً مہینے کے تیس دن......سال کے بارہ مہینے......عرفہ کے دس دن......ایامِ بیض......بیوہ کے ایامِ عدّت......مطلقہ کے ایامِ عدّت......دِیَت کے سو اونٹ......اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام...... عُشر......خُمس......وغیرہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کے اجر کی بشارت دی۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

(الانعام:۱۶۰)

تسبیح پر پڑھنا:

ہمارے معاشرے میں تسبیح پر اذکار کرنے کا رواج عام ہے۔ تسبیح کا تحفہ دینا باعثِ ثواب سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت کئی قسم کی تسبیحیں بازار میں دستیاب ہیں۔ پانچ پانچ ہزار روپے کی قیمت والی تسبیحاں بھی ہیں۔ ان تسبیحوں سے لوگوں نے بہت سی کرامات بھی منسلک کر رکھی ہیں۔

مصنوعی تسبیح کے متعلق ایک موضوع روایت بھی بیان کی جاتی ہے جو ان الفاظ میں ہے ''نعم المذکر السبحہ'' سبحہ (تسبیح) اللہ کو یاد دلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (مسند فردوس: ۵/۵ بروایت علی)

اس کی سند کے اکثر راوی مجہول اور غیر معروف ہیں۔ محمد بن ہارون بن عیسیٰ وضاع و کذاب (جھوٹا اور حدیث گھڑنے والا) ہے۔ (خطیب بغدادی: تاریخِ بغداد: ۳۰۴/۷ ابنِ عساکر: تاریخ دمشق) اس کے اور بھی کئی راوی ضعیف یا مجہول ہیں، علامہ البانی نے السلسۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ رقم: ۸۳ میں اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ (تحقیق ہفت روزہ الاعتصام شمارہ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۱)

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تسبیح کا رواج نہیں تھا احادیث میں ''سبحہ'' کا لفظ آیا ہے لیکن اس لفظ کا اور اس کے اشتقاقات کا مفہوم ہر جگہ نفلی نماز یا سبحان اللہ کہنا ہے۔ جو چیز رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہی نہیں تھی اور نہ ہی اس سے اہلِ عرب واقف تھے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی زبانی کیسے ممکن ہے۔ مصنوعی تسبیح کے معنوں میں اس لفظ کا استعمال بعد کے ادوار میں ہوا جیسا کہ علامہ ازہرنے

''تہذیب اللغۃ'' میں اور علامہ زبیدی نے ''تاج العروس'' میں اپنے استاد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔

مصنوعی تسبیح مالا کی نقل:

ہندوؤں میں مالا جپنے کا رواج بہت قدیم ہے، سادھو لوگ سنت ذکر کے لیے مالا جپتے ہیں، ہندو جوگی مالا کو اپنے گلے میں ڈالتے یا بازو پر لپیٹ لیتے ہیں۔ بدھ مت میں بھی مالا کا رواج ہمیشہ رہا ہے۔ جب یہاں کی آبادی مسلمان ہوئی تو انہوں نے مسلمان ہونے کے باوجود ہندو رسومات و روایات جاری رکھیں چنانچہ مالا کو تسبیح کا نام دے کر اس میں کچھ ترمیم کر لی گئی۔ تسبیح میں ہر ۳۲ دانوں کے بعد ایک امام رکھا گیا۔ ہندو مالا کے دانے باہر سے اندر کی طرف کھینچتے تھے، مسلمانوں نے تسبیح کے دانے اندر سے باہر کھینچنے کا طریقہ اختیار کیا۔ مشہور واقعہ ہے کہ رنجیت سنگھ ایک روز مالا جپ رہا تھا اور اس کا مسلمان وزیر فقیر عزیز الدین تسبیح پر ذکر کر رہا تھا۔ رنجیت سنگھ نے کہا! بتایئے! دونوں میں سے کون سا طریقہ بہتر ہے، اندر سے باہر پھینکنا یا باہر سے اندر پھینکنا۔ فقیر عزیز الدین رنجیت سنگھ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا اور اپنے طریقے کو بھی غلط نہیں کہنا چاہتا تھا۔ اس نے برجستہ جواب دیا: حصولِ خیر کے لیے اندر کی جانب پھینکنا بہتر ہے اور دفعِ شر کے لیے اندر سے باہر پھینکنا اچھا ہے۔ (مخزنِ اخلاق عنوان حاضر جوابی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ . (ابوداؤد:۴۰۳۱)

''جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔''

لہٰذا تسبیح پر پڑھنا ہندو قوم کی مشابہت ہے۔

کنکروں اور گٹھلیوں پر پڑھنا:

ہمارے معاشرے میں کنکروں، گٹھلیوں اور بادا موں وغیرہ پر بھی پڑھنے کا رواج ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے کئی کئی ہزار دفعہ پڑھے جانے والے ایسے وظیفے وضع کر رکھے ہیں جن کا احادیث میں اشارہ تک نہیں ملتا۔ قل اور برسی میں بھی گٹھلیوں پر پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے، جس کا ثبوت احادیث سے نہیں ملتا۔ (ایصالِ ثواب کے لیے دیکھیے: ''زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ'' مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

گٹھلیوں اور کنکروں پر پڑھنے کے جواز میں بعض روایات دی جاتی ہیں، غازی عزیر شمس نے اپنے مضمون میں ان کے ضعف کی بھی نشان دہی کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

① ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنکریوں پر تسبیح گنتے تھے۔ یہ حدیث سہمی کی ''تاریخ جرجان'' (صفحہ ۶۸) میں مروی ہے۔ یہ موضوع حدیث ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن محمد ربیعہ القدامی متہم بالکذب ہے۔ اسے ابن عدی، دارقطنی، ابن حبان، ذہبی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حاکم اور نقاش کہتے ہیں کہ اس نے مالک سے موضوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ ابو نعیم کہتے ہیں: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: میزان

الاعتدال: ۴۸۸/۲، لسان المیزان: ۳۴۴/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للألبانی، رقم الحدیث: ۱۰۰۲) اس حدیث کی سند میں ایک دوسرا راوی صالح بن علی النوفلی جس کے خالاتِ زندگی کا کوئی پتہ نہیں۔

④ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح گن رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا! ''ان پر میں تسبیح گن رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی جب سے میں یہاں کھڑا ہوں اس سے زیادہ تسبیح پڑھ چکا ہوں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ! مجھے بھی سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَیْئٍ''۔

''ساری مخلوقات کے برابر سبحان اللہ''۔

یہ حدیث ترمذی: ۵۱۹/۵، مسند ابو یعلی: ۱۶۹۶/۴، الکامل لابن عدی: ۲۵۷/۷، مستدرک حاکم ۵۴۷/۱ وغیرہ میں مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہم ہاشم بن سعید الکوفی کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ اس کی سند معروف نہیں۔ اس باب میں ابن عباس کی حدیث آتی ہے۔ ہاشم بن سعید کے بارے میں امام ابن معین فرماتے ہیں "لیس بشئی" اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ امام ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جتنی روایتیں بیان کی ہیں ان میں سے کسی کی تائید دوسروں سے نہیں ہوتی۔ حافظ ابن حجر ''تقریب التہذیب'' میں اسے ضعیف بتاتے ہیں۔

امام ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ صحیح مسلم: ۲۰۹۰/۴ وغیرہ میں اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر جویریہ کے پاس سے نکلے وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر تھیں، جب چاشت کے وقت واپس آئے تو انہیں اسی حال میں دیکھا جس حال میں چھوڑ کر گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: کیا وہ اب تک اسی حال میں رہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد تین بار چار ایسے کلمات کہے ہیں کہ اگر ان کا مقابلہ صبح سے اب تک کے تمہارے سارے ذکر واذکار سے کیا جائے تو وزن میں بھاری پڑیں گے۔ یہ کلمات یہ ہیں:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ
وَرِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ مَدَادَ كَلِمَاتِهٖ"

"اللہ کی پاکی اور حمد ہو اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اتنی کہ جس سے وہ خوش ہو، اس کے عرش کے وزن کے برابر، اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر"۔

صحیح مسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہیں بلکہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش آیا تھا اور کنکریوں کا اس سلسلے میں کوئی ذکر نہیں۔ لہٰذا دوسری روایت اس کے مقابلہ میں منکر کہلائے گی اور ایسی ضعیف اور منکر روایت قابلِ اعتبار نہیں۔

③ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک

عورت کے پاس آئے، اس کے سامنے گٹھلی یا کنکری تھی، جس پر وہ تسبیح گن رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں آسان اور بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے:

"سُبْحَانَ اللّٰہِ آسمان میں ساری مخلوق کے برابر،

سُبْحَانَ اللّٰہِ زمین میں ساری مخلوق کے برابر،

سُبْحَانَ اللّٰہِ زمین اور آسمان کے درمیان ساری مخلوقات کے برابر،

سُبْحَانَ اللّٰہِ ان ساری مخلوقات کے برابر جنہیں وہ پیدا کرنے والا ہے،

اسی طرح اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

یہ حدیث ابوداود: ۸۰/۲: ۸۱، ترمذی: ۵۲۵/۵ وغیرہ میں مروی ہے۔ اس کی سند میں خزیمہ ہے جو مجہول ہے۔ علامہ ذہبی "میزان الاعتدال" میں کہتے ہیں کہ وہ غیر معروف ہے۔ حافظ ابن حجر نے "تقریب التھذیب" میں کہا ہے "لا یعرف" (وہ معروف نہیں ہے)۔ اس کی سند میں دوسرے راوی سعید بن ابی بلال ہیں جو ثقہ ہونے کے باوجود اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ جیسا کہ امام احمد اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے۔ دیکھئے "الفصل" لابن حزم ۹۵/۲، مستدرک حاکم: ۵۴۷/۱، اور مسند بزار: ۴۰/۴، میں اس حدیث کی سند میں خزیمہ کا ذکر نہیں۔ ایسی صورت میں یہ سند منقطع ہو جاتی ہے۔ بہر حال یہ حدیث ضعیف ٹھہرتی ہے، خواہ خزیمہ کا ذکر ہو یا نہ ہو۔ ذکر ہونے کی صورت میں وہ راوی مجہول ہے اور نہ ذکر ہونے کی صورت میں سند منقطع ہے۔ متصل نہیں۔ (مطبوعہ الاعتصام: ستمبر ۲۰۰۱)

حافظ زبیر علی زئی کے خیال میں یہ حدیث حسن ہے وہ لکھتے ہیں کہ اسے حاکم:

۱/ ۵۴۸، ۵۴۷ اور ذہبی نے صحیح کہا۔ جدید محققین کا اسے ضعیف کہنا غلط ہے۔ اس کا راوی خزیمہ جمہور محدثین کے نزدیک موثق ہے۔ لہٰذا مروجہ آلہِ تسبیح پر ذکر اذکار کرنا جائز ہے۔ تاہم افضل یہی ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں پر گنتی گنی جائے۔ (دیکھیے ماہنامہ شہادت جون ۲۰۰۰)

مولنا زبیر علی زئی ﷾ نے کنکریوں پر پڑھنے والی حدیث سے مصنوعی تسبیح کا جو استدلال کیا ہے وہ صحیح اس لیے نہیں کہ حدیث میں تسبیح کا ذکر نہیں کنکری کا ذکر ہے جب کہ تسبیح میں یہ قباحت ہے کہ وہ ہندوؤں کی نقالی ہے۔

کنکریوں پر پڑھنے کی ممانعت میں آثار:

ایسے آثار بھی وارد ہیں جن میں کنکریوں اور گٹھلیوں پر گننے سے منع کیا گیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں (زیر رقم: ۵۶۶۹، ۷۶۵۷، ۷۶۶۷) عمر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انگلیوں کے علاوہ کسی چیز پر تسبیح گننے کی ممانعت منقول ہے۔

① مصنف ابن ابی شیبہ (حدیث نمبر: ۷۶۶۷) میں ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی چیز پر تسبیح گننے کو ناپسند فرماتے تھے اور کہتے تھے: کیا اللہ تعالیٰ کو نیکیاں بتا کر احسان جتانا چاہتے ہو؟

② ابن وضاح قرطبی ''البدع والنہی عنہا'' (ص: ۱۲) میں صلت بن بہرام سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو دانوں پر تسبیح گن رہی تھی۔ آپ نے انہیں توڑ کر بکھیر دیا۔ پھر ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کنکری پر تسبیح گن رہا تھا، آپ نے اسے لات سے

مارا اور فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ اس ظالمانہ بدعت کا ارتکاب کر کے صحابہ کرام سے سبقت لے گئے؟ اور علم میں ان سے بڑھ گئے؟

③ ابن وضاح نے سیار ابوالحکم سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ کوفہ میں مسجد کے اندر کنکریوں پر تسبیح گنتے ہیں۔ آپ ان کے پاس آئے تو دیکھا کہ ہر آدمی نے اپنے سامنے کنکریوں کا ایک ڈھیر جمع کر رکھا ہے۔ آپ نے کنکریوں سے انہیں مارنا شروع کیا اور مارتے مارتے انہیں مسجد سے نکال باہر کیا، پھر فرمایا: تم لوگوں نے بدعت کا ارتکاب کیا یا پھر صحابہ کرام سے علم میں سبقت لے گئے!

④ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک روز ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میں نے مسجد میں لوگوں کو حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے دیکھا، سب کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں۔ ہر حلقہ میں ایک آدمی ان سے کہتا ہے: سو بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھو تو وہ پڑھتے ہیں، پھر وہ کہتا ہے سو بار "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" پڑھو تو وہ پڑھتے ہیں، پھر کہتا ہے سو بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ" پڑھو۔ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں ان کے پاس پہنچے اور ایک حلقے کے پاس کھڑے ہو کر کہا "یہ کیا کر رہے ہو"؟ لوگوں نے جواب دیا: "اے ابو عبدالرحمٰن یہ کنکریاں ہیں جن پر ہم تکبیر و تحمید پڑھ رہے ہیں۔ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:

"تم اپنی برائیاں شمار کرو۔ میرا ذمہ ہے کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ افسوس اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری ہلاکت کے دن کتنی تیزی سے آ گئے، ابھی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب موجود ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اور برتن بھی موجود ہیں

اور تم راہِ حق سے بھٹک گئے ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کیا تم محمد ﷺ کے مذہب سے بہتر مذہب پر ہو؟ یا گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو......

ان لوگوں نے قسم کھا کر کہا: ہمارا ارادہ تو صرف خیر تھا۔ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بہت سے خیر ڈھونڈنے والے خیر تک نہیں پہنچ پاتے۔ پھر فرمایا! بدعت اختیار نہ کرو، دینی امور میں تمہاری کفایت کی جا چکی ہے''۔

(سنن دارمی: ۱/۱۶۸، ح: ۲۱۵، باب ''فی کراھیۃ اخذ الرای، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۵/۱۱، ح ۲۰۰۵)

حاصل کلام:

☆ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو انگلیوں پر گننے کا حکم دیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی انگلیوں پر پڑھا اور کنکریاں یا مصنوعی تسبیح استعمال نہیں کی۔

☆ تسبیح ہندو کی نقالی ہے اور انگلیوں پر گننا سنت۔

☆ کنکریوں پر پڑھنے کا جواز ہو تو اس کا رواج ثابت نہیں بلکہ صحابہ کنکریوں پر پڑھنے والوں کو سختی سے منع کرتے تھے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ انگلیوں پر گننے سے بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ بھول چوک اللہ تعالیٰ نے معاف فرمائی ہے اگر زائد پڑھ لیں تو ثواب زائد ملے گا، کم ہوگا تو اصل گنتی کے مطابق ہی ثواب ملے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

شاید کسی کے ذہن میں آئے کہ ذکر ہی تو کرنا ہے چاہے جیسے بھی کر لیا۔ اصل

بات یہ ہے کہ سنت کے مطابق عمل ہوگا تو پورے نمبر ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں تاکید کی ہے کہ:

[وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدٰىكُمْ] (البقرہ:۱۹۸)

''اور اس کا ذکر کرو اس طرح جس طرح اس نے تم کو سکھایا ہے''۔

ہمارے معاشرے میں خود ساختہ ورد، وظیفے پڑھنے کا رواج عام ہو چکا ہے۔ ان کی تعداد بتانے والے اپنی طرف سے طے کر کے بتاتے ہیں بلکہ ساتھ بہت سی پابندیاں بھی عائد کرتے ہیں مثلاً فلاں وقت پڑھا جائے ...... درمیان میں کوئی بات نہ کی جائے ......اتنی تعداد میں پڑھا جائے ...... فلاں چیز پر پڑھ کر پھونکا جائے......فلاں چیز میں پڑھ کر گرہیں لگائی جائیں ......فلاں رنگ میں دیوار پر لکھ کر اس کا تصور دل میں جما کر پڑھا جائے ...... پہلے اور بعد میں اتنی بار درود شریف پڑھا جائے......غرض کئی خلافِ سنت امور رائج ہیں۔

زیرِ نظر کتابچہ میں رحمت للعالمین ﷺ کی تعلیم کردہ ایسی دعائیں اور اذکار پیش کیے جا رہے ہیں جنہیں آپ ﷺ نے کسی خاص تعداد میں پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

اشاعتِ چہارم: اب اس کتابچے کو مزید نکھار سنوار کر پیش کیا جا رہا ہے اور بعض مزید اذکار کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

ام عبدِ منیب

❁❁❁

دودوبار

دو سجدوں کے درمیان:

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان (جلسے میں) دوبار کہتے:

"رَبِّ اغْفِرْلِیْ"

"اے میرے پروردگار مجھے بخش دے"۔

(ابوداؤد:۸۷۴، نسائی:۱۹۹/۲، ۲۰۰، ۱۳۱، احمد:۳۹۸/۵، طیالسی:۱۱۵/۱، بحوالہ القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوٰۃ الرسول ﷺ)

تین تین بار

ہر مصیبت سے بچنے کے لئے:

خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شدید بارش اور تاریکی کی رات میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تا کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ میں نے جواب نہ دیا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہہ''۔ میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قُلْ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ''

''شام اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور تین تین مرتبہ معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھا کرو یہ ہر مصیبت اور تکلیف

سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔"

(سنن ابی داؤد، ابواب النوم، باب مایقول اذا اصبح ۵۰۸۲)

سوتے وقت:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے کے لئے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے ان پر پھونک مارتے اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھتے۔ پھر جسم مبارک پر جہاں تک ہو سکتا ہتھیلیاں پھیرتے، سر مبارک پر پھیرتے پھر چہرہ مبارک اور سامنے کے بدن پر پھیرتے یہ عمل تین مرتبہ کیا کرتے۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، رقم الحدیث: ۱۲۶۸)

سُوْرَةُ الْاِخْلَاص:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

"اے رسول کہہ دو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور اسے کسی نے جنا ہے، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے"۔

سُوْرَةُ الْفَلَق:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ـ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ـ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ـ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ـ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ـ

"اے رسول ﷺ کہہ دو میں پناہ لیتا ہوں ربِ صبح کی، ہر مخلوق کی تکلیف سے اور اندھیرے کی آفتوں سے جب وہ چھائے اور جادو گرنیوں سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حاسد کی شرارت سے بھی جب وہ حسد کرے"۔

سُوْرَةُ النَّاس:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ـ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ ـ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ـ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ـ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ـ

"کہہ دو میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں

کے معبود کی، اس شیطان کی شرارت سے جو وسوسے ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا ہے، وسوسے ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں وہ شیطان جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے"۔

جسمانی و مالی تحفظ کے لیے:

☆ ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اللہ کا بندہ ہر صبح اور ہر شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھ لیتا ہے اسے کوئی چیز گزند نہیں پہنچاتی۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی زمین میں اور نہ آسمان میں وہ سنتا اور جانتا ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تو وہ شخص جس نے ان سے یہ حدیث سنی تھی ان کی طرف دیکھنے لگا۔ انہوں نے کہا! کیا بات ہے میری طرف کیا دیکھ رہے ہو، اللہ کی قسم! عثمان نے رسول اللہ

ﷺ پر جھوٹ باندھا نہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھا لیکن جس روز مجھے یہ تکلیف پہنچی، اس روز میں غصے میں تھا اس لیے یہ الفاظ کہنا بھول گیا۔ (ابوداؤد: ۵۰۸۸۔ ترمذی)

سوتے وقت:

ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سوتے لگتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور تین مرتبہ یہ الفاظ ادا فرماتے:

"اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ"

"اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس روز تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا"۔ (بخاری: ۲۴۷۔ مسلم: ۲۷۱۰۔ سنن ابی داؤد: ۵۰۴۵۔ مسند احمد، مسند بزار، سنن نسائی)

گناهوں کی بخشش کے لئے:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص بستر پر لیٹتے وقت تین بار یہ کلمات پڑھے گا اللہ اس کے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا، خواہ وہ میدانِ جہاد سے فرار کیوں نہ

ہو“۔

”اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ“

”میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں جس کے سوا معبود کوئی نہیں اور جو ہمیشہ خود زندہ رہنے والا اور ساری مخلوق کو قائم رکھنے والا ہے“۔ (سنن ترمذی، مسند احمد بن حنبل، ابوداؤد: ۱۵۱۷)

برا خواب دیکھنے پر:

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناگوار خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین مرتبہ تعوذ پڑھے اور جس پہلو پر لیٹا ہوا سے بدل لے“۔ (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا: ۲۲۶۱)

تعوذ یہ ہے:

”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ“

”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے“۔

سفر سے واپسی پر:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج اور عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلندی پر چڑھتے وقت تین بار فرماتے ''اللہ اکبر'' پھر یہ دعا پڑھتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ،اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ "

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اس کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ کا وعدہ سچا ہوا، اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور دشمن کے لشکروں کو ہزیمت دی''۔

(بخاری، کتاب الدعوات: ۶۳۸۵، ۱۷۹۷۔ مسلم، ترمذی)

سوار ہوتے وقت:

☆ علی رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کا جانور لایا گیا تو آپ نے ''بسم اللہ'' کہا پھر کہا:

[سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ ـ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ]

''اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دیا اور ہم اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہمیں اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے''۔

پھر تین بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پھر تین بار ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہا اور یہ دعا پڑھی:

''سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''

''معبود کوئی نہیں سوا تیرے تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا''۔

اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ مسکرائے۔ دریافت کیا گیا ''آپ

کیوں مسکرائے‘‘؟ فرمایا ’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو جانور پر سوار ہوتے ہوئے ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔میں نے بھی آپ ﷺ سے مسکرانے کا سبب پوچھا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا:

’’اِنَّ رَبَّكَ يُعْجِبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ‘‘

اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس وقت خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے، میرے گناہ معاف کردے۔ اسے معلوم ہے کہ میرے سوا اس کے گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا‘‘۔(سنن ترمذی،ابوداؤد: ۲۰۶۰۲۔ نسائی،مسند احمد،صحیح حسن)

☆ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ’’مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے سوار کیا‘‘جب آپ اچھی طرح بیٹھ گئے تو تین بار ’’اَللّٰهُ اَكْبَرُ‘‘ تین بار ’’سُبْحَانَ اللّٰهِ‘‘ تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تین بار’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ‘‘ کہا پھر مسکرا دیئے۔پھر میری جانب مڑکر فرمایا’’جو بھی سوار ہوتے ہوئے میرا طریقہ اختیار کرتا ہے،اللہ اس پر

ویسے ہی مسکراتا ہے جیسے میں تیرے سامنے مسکرایا" یعنی اللہ اس بندے کے عمل پر اپنی رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔ (مسند احمد)

استفتاحِ صلوۃ (نماز) کے لئے:

☆ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور تین بار فرمایا:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا"

"اللہ بہت کبریائی والا ہے اور تمام حمد اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ ہے اور صبح وشام اللہ کی تسبیح ہے۔" (ابنِ ماجہ: ۸۰۷۔ ابوداؤد: ۷۶۸۔ مسند احمد: ۱/۸۵)

ایک صحابی نے ان کلمات کے ساتھ نماز شروع کی تو فرمایا یہ کلمات کتنے عمدہ ہیں کہ ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل گئے۔

(مسلم: ۱/۴۲۰۔ ابوداؤد: ۱/۲۰۳۔ ابنِ ماجہ: ۱/۲۶۵۔ احمد: ۴/۸۵)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل ادا کرتے تو صلوٰۃ میں یہ دعائے استفتاح پڑھتے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

"اے اللہ تیری ذات پاک ہے، خوبیوں والی اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں"

اس کے بعد تین بار "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور تین بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا" پڑھتے۔ (ابوداؤد: ۷۷۵ بروایت ابوسعید خدری۔ نسائی: ۱/۱۳۲۔ دارمی: ۱/۲۸۲۔ احمد: ۳/۵۰)

☆ افتتاحِ صلوٰۃ کے لئے بعض اوقات تین بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتے، پھر کہتے:

"ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ"

بادشاہت غلبہ، کبریائی اور عظمت کے مالک"۔ (ابوداؤد: ۸۷۴)

رکوع میں:

نبی اکرم ﷺ رکوع میں تین بار پڑھتے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بعض اوقات اس سے زیادہ بار پڑھتے:

"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ"

"پاک ہے میرا رب عظمت والا"۔

(ابوداؤد:۸۸۱۔ابنِ ماجہ:۸۸۷)

"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ"

"پاک ہے میرا رب عظمت والا اور میں اس کی حمد کرتا ہوں"۔

(ابوداؤد:۸۷۰)

سجدے میں:

"رسول اللہ ﷺ سجدے میں تین بار پڑھتے:

"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى"

"پاک ہے میرا رب عالی شان"۔

کبھی تین بار سے زیادہ بھی پڑھتے، نوافل میں کبھی کبھی اتنی تکرار فرماتے کہ سجدہ قیام کے برابر ہو جاتا۔(سنن احمد، سنن ابی داؤد:۸۷۴۔ ابن ماجہ، دارقطنی، طحاوی، بزار، طبرانی کبیر)

☆ کبھی آپ ﷺ سجدے میں تین بار یہ کلمات پڑھتے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

"پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ۔" (ابوداود: ۸۸۵)

☆ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلوٰۃ مکمل کرتے، سلام پھیر لیتے تو تین بار کہتے "اَسْتَغْفِرُاللّٰه" اور پھر فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

"الٰہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے صاحبِ عظمت اور بزرگی والے"۔ (صحیح مسلم: ۵۹۱۔ ابنِ ماجہ: ۹۲۸)

وتر کے بعد:

یہ کلمات تین بار پڑھے جائیں، تیسری بار بلند آواز سے،

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس"

"پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ یعنی اللہ کی جو زیادہ پاک ہے"۔

(ابوداود: ۱۴۳۰۔ صحیح نسائی للالبانی، الجزء الاول، ح: ۱۶۴۳)

سجدۂ تلاوت میں:

نبی کریم ﷺ سجدہ تلاوت میں تین بار یہ دعا پڑھتے:

"سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ"

"میرے چہرے نے سجدہ کیا اس کو جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت اس کے کان اور آنکھیں اپنی خاص حفاظت اور امداد کے ساتھ بنائے، برکت والا ہے اللہ بہت اچھا پیدا کرنے والا ہے"۔

(ابوداؤد: ۷۶۰۔ صحیح مسلم: ۷۷۱)

یہ دعا نماز کے سجدے میں پڑھنے کی حدیث بھی ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ یہ دعا نماز کے سجدے کے لیے ہے۔ (القول المقبول)

لیکن چاہے سجدہ تلاوت میں پڑھیں چاہے نماز کے سجدے میں دونوں طرح درست ہے۔

وزنی کلمے:

ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لئے ان کے حجرے سے نکلے اور وہ اس وقت اپنے مصلے پر بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھیں۔ جب آپ چاشت کے وقت تشریف لائے تو وہ بدستور

بیٹھی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم ابھی تک وہیں بیٹھی ہوئی ہو'' ام المومنین رضی اللہ عنہا نے وجہ عرض کی۔ فرمایا ''میں تم کو ایسے چار کلمے بتادیتا ہوں جنہیں صرف تین تین مرتبہ پڑھا جائے لیکن ان کا وزن اس سے زیادہ ہوگا جو تم نے اب تک پڑھا ہے وہ یہ ہیں:

''سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَتِهٖ''

''اللہ کی تسبیح اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی تسبیح اس کی ذات کی رضامندی کی حد تک، اللہ کی تسبیح اس کے عرش کے ہم وزن، اللہ کی تسبیح اس کے کلمات کے مقدار برابر''۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب التسبیح، اول النہار وعند النوم، رقم الحدیث: ۶۹۱۵، ابن ماجہ)

اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لئے:

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح وشام تین تین بار یہ کلمات ادا کرے اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اس بندے کو خوش کردے''۔

"رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا"

"میں اللہ کو رب ماننے اور اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں"۔ (ابوداؤد، سنن ترمذی: ۳۳۸۹۔ صحیح الترمذی: ۱/۱۴۱ اللالبانی، ابن ماجہ)

گناهوں کی بخشش کے لئے:

عبداللہ بن محمد بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے سے روایت کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا ہائے میرے گناہ، اس نے یہ تین مرتبہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو:

"اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ"

"اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے کہیں زیادہ گنجائش رکھتی ہے اور تیری رحمت میرے عملوں سے کہیں زیادہ امید کے لائق ہے"۔

اس آدمی نے ایسا ہی کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر کہو"۔ اس نے

ایسا ہی کہا۔ فرمایا: ''پھر کہو'' ۔ اس نے یہی کہا۔

فرمایا: '' کھڑے ہو جاؤ اللہ نے تمہارے گناہ معاف فرمادیئے ہیں'' ۔ (ترغیب وترہیب)

یہ بھی سنت ہے:

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا میں ہر صبح وشام آپ کو یہ کلمات تین تین بار پڑھتے ہوئے سنتا ہوں:

''اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ''

''یا اللہ مجھے عافیت دے میرے بدن میں، یا اللہ مجھے عافیت دے میری سماعت میں، یا اللہ مجھے عافیت دے میری نظر میں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں'' ۔

آپ نے جواب دیا اے میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات سے دعا کرتے سنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا مجھے محبوب ہے۔ (سنن ابی داؤد: ۵۰۹۰۔ احمد: ۴۲/۵۔ نسائی، عمل الیوم

واللیلۃ)

درد وغم کے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسے کلمے نہ بتاؤں جو تم درد وغم میں پکارا کرو''۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا تم ایسے وقت کہا کرو:

"اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا"

''اللہ میرا رب ہے نہیں میں شریک ٹھہراتی اس کے ساتھ کسی کو بھی''۔

(ابن حبان اور مسند احمد بن حنبل میں لفظ اللہ ایک بار ہے۔ ابوداؤد اور نسائی میں دو بار اور طبرانی میں تین بار)(ابوداؤد: ۱۵۲۵، ابن ماجہ: ۳۸۸۲)

زہریلے جانور کے ڈنک سے بچاؤ:

جو شخص شام کے وقت مندرجہ ذیل دعا تین دفعہ پڑھ لے اسے اس رات زہریلے جانور کا ڈنک نقصان نہیں پہنچائے گا:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا

خَلَقَ

''میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔'' (صحیح الترمذی:۳۶۰۴۔ مسند احمد:۲/۲۹۰)

جنت مانگنے والے کے لیے جنت کی شفاعت:

امام نسائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے، تو جنت کہتی ہے: ''اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرمائیے۔''

اور جو شخص تین دفعہ (اللہ تعالیٰ سے) دوزخ کی پناہ مانگے، تو دوزخ کہتی ہے: ''اے اللہ اس کو دوزخ سے پناہ دیجیے۔'' (سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، الاستعاذہ من حر النار ۸/ ۲۷۹۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: صحیح النسائی:۳/ ۱۱۲۱)

❀❀❀

سات سات بار

درد دور کرنے کے لئے:

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی جس میں میں اپنے اسلام لانے کے وقت سے مبتلا چلا آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھ کر تین بار بسم اللہ کہہ کر یہ دعا سات بار پڑھا کرو''۔

''أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ''

''پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ کے غلبے اور اس کی ہر اس تکلیف سے جسے میں پاتا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں''۔ (صحیح مسلم: ۲۲۰۲)

مریض کے لئے عیادت کرتے ہوئے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ''جس نے کسی ایسے مریض

کی عیادت کی جس کی موت کا وقت نہیں آیا اور اس کے لئے سات باریہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو شفا دے گا"۔

اَسْأَلَ اللّٰہُ الْعَظِیْمَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیْکَ"

"میں عظیم اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے شفا دے"۔ (ابوداود: ۳۱۰۶، ترمذی، کتاب الجنائز: ۲۰۸۳، نسائی، عمل الیوم واللیۃ: ۱۰۴۵، ۱۰۴۸، القول المقبول، ص: ۶۹۵)

❀❀❀

دس دس بار

بھاری کلمے:

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان پر جو مسلمان قائم ہو جائے وہ ضرور جنت میں جائے گا، پہلی خصلت یہ ہے کہ ہر صلوٰۃ کے بعد دس دس مرتبہ یہ کلمات کہے اس طرح یہ زبان پر دن میں ڈیڑھ سو بار آئیں گے لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار کے مساوی ہوں گے:

''سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ''

''اللہ ایک ہے، تعریف اللہ کی ہے، اللہ بہت بڑا ہے''۔

دوسری خصلت یہ ہے کہ سوتے وقت ۳۴ بار اللہ اکبر ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ کہے زبان نے تو انہیں سو بار کہا لیکن

میزانِ الٰہی میں ہزار کے برابر شمار ہوں گے۔(ابوداؤد:۵۰۲۵)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحابہ نے کہا، اے اللہ کے رسول یہ کیسے ہے کہ وہ پڑھنے میں تو "یسیر" خفیف ہیں اور جو انہیں پڑھنے والے ہیں وہ قلیل ہیں۔ فرمایا: "تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے انہیں پڑھنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے اور اسی طرح نماز میں بھی آتا ہے اور انہیں کہنے سے پہلے ہی کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔(اور وہ نماز سے فارغ ہو کر بغیر پڑھے چلا جاتا ہے۔)(ابوداؤد:۵۰۶۵)

دس گناہ ختم،دس نیکیاں مزید:

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر اور مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات دس مرتبہ پڑھا کرو، ہر مرتبہ پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

(مسند احمد:۴/۲۲۷۔ترمذی:۵/۵۱۵۔حصن المسلم)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، بہتری اس کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

سنن نسائی میں ہے کہ اگر دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو دس غلام آزاد کرانے کا ثواب ملے گا۔ (عمل الیوم واللیلۃ نسائی: ۱۴۸۔ صحیح الترغیب و الترہیب: ۱/۲۷۲۔ بحوالہ حصن المسلم)

بازار میں داخلہ کے وقت:

یہ دعا بازار میں داخل ہونے کے بعد پڑھنے کا بھی حوالہ ملتا ہے۔

(سنن ترمذی: ۷، ابن ماجہ)

استفتاحِ صلوٰۃ (نماز) کے وقت:

نبی اکرم ﷺ صلوٰۃ کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی کبھی ان کلمات سے استفتاح فرماتے اور ہر کلمے کو دس دس مرتبہ پڑھتے:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّيْقِ يَوْمِ الْحِسَابِ"

"اللہ پاک ہے، تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اپنی تعریف کے ساتھ، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اے اللہ مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے، اے اللہ بے شک میں تیرے ساتھ قیامت کے دن تنگی سے پناہ مانگتا ہوں"۔

(ابوداؤد: ۵۰۸۵، صلوۃ النبی ﷺ، علامہ ناصر الدین البانی)

دس دس مرتبہ تکبیر، تسبیح اور تحمید کے بعد کی دعا:

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: "مجھے ایسے کلمات سکھائیے، کہ میں انہیں نماز میں پڑھوں"۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"دس دفعہ (اَللّٰهُ اَكْبَرْ) کہو، دس مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰه) کہو، دس بار (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہو، پھر جو چاہو مانگو، (اللہ تعالیٰ جواب میں) فرماتے ہیں:

"ہاں ہاں"۔ (جامع الترمذی، ابواب الوتر، ماجاء فی صلاۃ التسبیح، رقم الحدیث ۴۸۰، ۲/ ۴۸۲)

جنت میں گھر کی تعمیر:

معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) حَتّٰى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللّٰه بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

"جس نے دس مرتبہ آخر تک (قل ھو اللہ احد) پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر تعمیر کرتے ہیں"۔ (رواہ احمد، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث: ۵۸۹، فضائل قرآن مجید محمد اقبال کیلانی)

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت:

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے

دس دس مرتبہ صبح اورشام کے وقت مجھ پر صلوٰۃ (درود) کہی اسے روزِ قیامت میری شفاعت حاصل ہو گی۔(بخاری، کتاب الانبیاء) درود درج ذیل ہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ"

"الٰہی محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراھیم اور ابراھیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی، بے شک تو تعریف کیا گیا ہے، بزرگ ہے۔ الٰہی برکت دے محمد ﷺ کو اور محمد ﷺ کی آل کو جس طرح تو نے ابراھیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت دی بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے"۔

گیارہ بار

تنگ دست مسلمانوں کے لئے وظیفہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محتاج مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مالدار لوگ سارا ثواب لوٹ کر لے گئے۔ وہ ہماری ہی طرح صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرتے ہیں، لیکن وہ صدقہ خیرات دیتے اور غلام آزاد کرتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس مال موجود ہے۔ ہم نہیں کر سکتے“ فرمایا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتادوں جس پر کار بند ہونے سے تم آگے نکل جانے والوں کو جا پاؤ گے۔ تمہیں صرف وہی پاسکے گا جو اس پر کار بند ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا ”ضرور“ فرمایا: ”ہر نماز کے بعد ”سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار پڑھا کرو“۔ کچھ روز بعد محتاج مسلمان دوبارہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ”ہمارے مالدار بھائی

بھی یہ ذکر کرتے ہیں"۔آپ ﷺ نے فرمایا "یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے"۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابی صالح کہتے ہیں تینوں کو ملا کر ۳۳ بار کی تعداد پوری کرنا چاہیئے گویا ۱۱،۱۱ بار ہر کلمہ پڑھیں۔[صحیح بخاری، کتاب الدعوات: ۶۳۲۹، ۸۴۳] سنن ابی داؤد: میں ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول مال دار لوگ سارا ثواب لے گئے: ۱۵۰۴

پچیس بار

فرض نماز کے بعد:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا اسے خواب میں کہا گیا: تمہارے نبی نے تمہیں کس چیز کے بارے میں حکم دیا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا: آپ ﷺ نے ہمیں ۳۳ مرتبہ سُبْحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کا حکم دیا ہے، یہ پورا سو ہے۔ (خواب میں کہنے والے شخص) نے کہا:

۲۵ بار **سُبْحَان اللہ**، ۲۵ بار **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** ۲۵ بار **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** اور ۲۵ بار **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ** کہو۔ یہ پورا سو ہے۔

جب صبح ہوئی تو اس شخص نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

افعلوا كما قال الانصاری

''اسی طرح کیا کرو جس طرح انصاری نے (خواب کا قصہ) کہا

ہے۔" (السنن المجتبیٰ للنّسائی: ۱۳۵۲۔ السنن الکبریٰ للنّسائی: ۱۲۷۴۔ کتاب الدعا للطبرانی: ۳۷۰۔ سندہ صحیح تحقیق ارشاد الحق اثری بحوالہ الاعتصام، نمازوں کے بعد کے اذکار، شمارہ: ۲۰ ربیع الثانی: ۱۴۳۰)

تینتیس بار

تھکاوٹ دور کرنے کے لئے:

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ عرض کیا ''مجھے ایک خادمہ کی ضرورت ہے''۔ آپ ﷺ گھر پر نہیں تھے۔ جب تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا سبب بتایا۔ آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا: ''میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے خادمہ سے بدرجہا بہتر ہے''۔ سوتے وقت پڑھا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳ بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ بار)
اللّٰهُ اَكْبَرُ (۳۴ بار)

(بخاری: ۳۱۱۳، ۳۷۰۵، ۵۳۶۱، ۵۳۶۲، ۶۳۱۸، مسلم، ۱۷/ ۴۵، ابوداؤد: ۵۰۶۲، ۵۰۶۴، کتاب الادب ، ترمذی: ۳۴۰۹، کتاب الدعوات نسائی عمل الیوم اللیلۃ، القول المقبول)

گناھوں کی بخشش کے لئے :

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳،۳۳ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہے پھر سو تک پورا کرنے کے لئے یہ کلمہ پڑھے: ''اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطائیں بخش دے گا چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے، اس کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔ (مسلم: ۹۵/۵، ابو عوانہ: ۲/۲۴۷، نسائی عمل الیوم واللیلہ :۱۴۳، احمد: ۲/۳۷۱، ۴۸۳، ابنِ خزیمہ: ۷۵۰، ابنِ حبان: ۵/ ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۹، بیہقی: ۲/۱۸۷، بحوالہ القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوٰۃ الرسول)

ثواب کا باعث:

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص نمازِ فجر کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار............ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار کہے گا وہ ثواب سے ناامید نہیں ہوگا''۔ (صحیح مسلم: ۹۴/۵، ابوعوانہ: ۲۴۶/۲، ترمذی: ۳۴۱۲، کتاب الدعوات، سنن نسائی: ۷۵/۳، عبدالرزاق: ۲۳۶/۲، ابن ابی شیبہ: ۳۱/۶، طیالسی: ۱۰۵/۱، ابن حبان: ۳۶۳/۵، القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوٰۃ الرسول)

ستر بار:

اغر مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّـهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ.

''میرے دل پر بھی غبار سا آجاتا ہے اور میں دن میں ستر بار اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد: ۱۵۱۵۔ مسلم: ۲۷۰۲)

سوبار

عمر رسیدہ حضرات کے لئے آسان وظیفہ:

امِ ہانی بنت ابی طالب کہتی ہیں کہ ''میں نے عرض کیا'' یارسول اللہ ﷺ میں ضعیف ہو چکی ہوں، (یا اس طرح کے کچھ اور الفاظ کہے)۔ کوئی ایسا ذکر بتائیں جسے بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں'' آپ ﷺ نے فرمایا: سو مرتبہ پڑھو ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' اللہ پاک ہے۔ یہ اولاد اسماعیل میں سے سو غلام آزاد کرنے کے مساوی ہے۔ سو مرتبہ پڑھو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' تعریف اللہ کی ہے۔ یہ تمہارے لئے سو ساز بند گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ میں دینے کے برابر ہے۔ سو مرتبہ کہو ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا۔ (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا) ''یہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اسے بھر دے گا''۔ (نسائی، ابنِ ماجہ، مسند احمد: ۲۶۹۱۱، السّلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۳۰۳/۳، سننِ کبریٰ، معجم اوسط)

گناھوں کی بخشش کے لئے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے اس کی لغزشیں معاف کردی جاتی ہیں چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"

"پاک ہے اللہ سمیت اس کی تعریف کے"۔ (بخاری، کتاب الدعوات: ۳۲۹۳، ۶۴۰۵)

اللہ کے ھاں بلند مرتبہ:

صحیح مسلم میں ہے کہ جو شخص اسے (مذکورہ بالا وظیفہ) سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل چیز لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس کی مثل کہے یا اس سے زیادہ کہے۔ (مسلم: ۲۶۹۲)

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جو شخص صبح اور شام یہ کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھے گا تو مخلوق میں سے کوئی شخص اس کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ"

''اللہ تعالیٰ عظمت والا اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔''

(ابوداؤد:۵۰۹۱)

سو اونٹ ذبح کرنے اور سو گھوڑے اللہ کو دینے کے برابر:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کا سو مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ) کہنا سو اونٹ کی مانند ہے۔ اور سو مرتبہ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو زین پوش چڑھائے ہوئے گھوڑے (دینے) کی طرح ہے، اور سو مرتبہ (اَللّٰهُ اَكْبَرْ) کہنا مکہ میں (اللہ کی راہ میں) ذبح کیے گئے سو اونٹوں کے برابر ہے۔'' (سنن ابنِ ماجہ، ابواب الادب، باب فضل التسبیح، رقم الحدیث: ۳۸۵۴، ۲/۳۴۸)

ایک ہزار نیکیاں:

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہو؟ کسی صحابی نے عرض کیا ''ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر کوئی شخص سو بار ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہے تو

اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار گناہ مٹادیئے جاتے ہیں''۔(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء، رقم الحدیث:۶۸۵۳)

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک دن میں سو مرتبہ کہا:

لَااِلٰهَ اِلَّااللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے حقیقی بادشاہت اور تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا، اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے سو برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور یہ کلمہ اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا اور اس سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا، سوائے اس کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل

کیا۔(بخاری، کتاب الدعوات: ۶۴۰۳،۳۲۹۳۔ مسلم: ۲۶۹۱)

چار غلام آزاد کرنے کے برابر:

ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ۱۰ مرتبہ کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تو اس کے لیے ان کی وجہ سے ۱۰ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ ۱۰ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ ۱۰ درجات بلند کیے جاتے ہیں اور یہ اس کے لیے ۴ گردنیں آزاد کرانے کے برابر ہوتے ہیں اور یہ کلمات شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جو شخص انہیں مغرب کے بعد کہے تو اس کو اسی طرح صبح تک اجر و ثواب ملتا رہتا ہے۔" (الاحسان فی تقریب صحیح ابنِ حبّان، کتاب الصلوٰۃ: ۲۰۲۳۔ صحیح الترغیب و ترھیب للالبانی: ۱/۳۲۲)

صحیح بخاری میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ۱۰ مرتبہ

یہ کلمہ پڑھا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ۴ جانیں آزاد کیں۔ (مسلم:۲۶۹۳۔ بخاری:۶۴۰۳)

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار (مندرجہ ذیل) الفاظ کہتے جنہیں ہم گن لیتے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمِ

''اے رب مجھے بخش دے! میری توبہ قبول کر، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور ترس کھانے والا ہے۔ (سنن ابی داؤد:۱۵۱۶)

☆ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(بخاری:۶۳۰۷۔ مسلم:۲۷۰۲)

☆ ایک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد سو بار پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

ہماری مطبوعات

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں
بسم اللہ دعا و دوا شفا
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم منزل بہ منزل
علیم و خبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (حصہ اول)
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادتین — توحید و رسالت
شہادت کی الفت میں
مسلمانوں کا فکری اغوا
نصابی صلیبیں
طاؤس و رباب
لواء الجہاد
والفجر
ٹی وی گھر میں کیوں؟
نام اور القاب قرآن و سنت کی روشنی میں
تصویر ایک فتنہ
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم
پتنگ بازی موسمی تہوار یا
شب برات
ویلنٹائن ڈے
کرکٹ
اپریل فول

معاشرتی مسائل

بیوہ کی عدت
نسوانی بال اور ان کی آرائش
صنف مخالف کی مشابہت
اشیائے ضرورت کا معیار
منگنی اور منگیتر
غض بصر اور مرد حضرات
رشتے کیوں نہیں ملتے
بری اور بارات
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
دیور اور بہنوئی
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت وفات سے غسل و تکفین تک
مسائل طہارت اور خواتین
ستر و حجاب اور خواتین
سیدہ خدیجہ بحیثیت زوجۃ النبی ﷺ
نکاح کوئز

بچوں کے لئے

ممتا کے بول (لوریاں)
اسوہ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)
ننھے حارث کا خواب
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
دو چاول تھے
چوزہ کہانی
تاج پوشی
دو خط
اور شعلہ گلزار بن گیا
تین حروف